پر نظر ڈالتے ہیں تو یقیناً" پاکستان کی فوجی قوت میں کمی کے مشورے وطن عزیز کے مفاد کے منافی دکھائی دیتے ہیں بلکہ قرآن کریم کے مذکورہ دونوں احکام یعنی وقت کی جدید ترین فوجی قوت کے حصول کا حکم اور فوجی اخراجات میں کمی کو ہلاکت کا راستہ قرار دینا ہماری فوجی اور دفاعی پالیسی کو واضح طور پر یہ رخ دیتے ہیں کہ ہم دفاع کے لیے ایٹمی قوت کے حصول کی کوشش کریں اور انصار مدینہؓ کی طرح ہر قسم کی تنگی ترشی اور معاشی نقصانات برداشت کرتے ہوئے پاکستان کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ایک مستحکم اور ناقابل شکست فوجی قوت بنانے کی طرف توجہ دیں۔

مجاہدین کی عالمی تنظیم "حرکت الانصار"

افغانستان میں مسلح روسی جارحیت کے بعد اس خطہ کے غیور علماء اور مسلمانوں نے جہاد کا آغاز کیا تو اس میں دنیا بھر کے غیرت مند مسلمانوں کے ساتھ پاکستان کے علماء اور دینی کارکنوں نے بھی پورے جوش و جذبہ کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔ پاکستان کے دینی مدارس میں جہاد افغانستان کے لیے علماء اور طلبہ کو منظم کرنے کے کام کا آغاز فیصل آباد کے مجاہد عالم دین مولانا ارشاد احمد شہیدؒ نے کیا اور "حرکت الجہاد الاسلامی" کے نام سے مجاہدین کی جماعت تیار کی جس نے مختلف محاذوں پر افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد میں عملی حصہ لیا۔ مولانا ارشاد احمد شہیدؒ کی شہادت کے بعد یہ جماعت دو حصوں میں بٹ گئی' مولانا قاری سیف اللہ اختر کی قیادت میں "حرکت الجہاد الاسلامی" کے پلیٹ فارم پر کام ہوتا رہا اور مولانا فضل الرحمن خلیل کی سربراہی میں "حرکت المجاہدین" منظم ہو گئی۔ دونوں جماعتوں نے افغانستان کے مختلف محاذوں کے علاوہ تاجکستان' کشمیر اور دیگر علاقوں میں جہاد میں پر جوش حصہ لیا' ان کے ذریعہ ہزاروں علماء اور طلبہ نے جہاد کی تربیت حاصل کی' عملاً" جہاد میں پر جوش حصہ لیا' سینکڑوں نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ملک کے دینی مدارس میں جہاد کی فضا قائم ہو گئی۔

دو سال قبل اکابر علماء کرام کی محنت سے دونوں جماعتوں میں اتحاد کی راہ ہموار ہوئی اور دونوں تنظیموں کے راہ نماؤں نے حرکت الجہاد الاسلامی اور حرکت المجاہدین کی بجائے

"حرکت الانصار" کے نام سے ایک نئے مشترکہ پلیٹ فارم پر کام شروع کر دیا جو اس وقت مقبوضہ کشمیر اور دیگر خطوں میں اپنی جرات مندانہ جہادی سرگرمیوں کے باعث عالمی سطح پر متعارف ہے اور دینی بیداری کی مسلح تحریکات میں ایک باوقار اور منظم جماعت کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل چند غیر مطمئن دوست حرکت الجہاد الاسلامی کے دوبارہ احیاء کی طرف متوجہ ہوئے اور مولانا سیف اللہ اختر کی سربراہی میں اس سمت عملی پیش رفت کا آغاز ہو گیا تو اکابر علماء کرام نے صورت حال کا بروقت نوٹس لیا اور مجاہدین نے اس وسیع حلقہ کو ایک نئے خلفشار سے بچا لیا اس سلسلہ میں دو عظیم افغان کمانڈروں حضرت مولانا محمد ارسلان رحمانی اور حضرت مولانا جلال الدین حقانی کے ساتھ انٹرنیشنل اسلامک مشن کے سربراہ مولانا عبد الحفیظ مکی کی توجہات اور مساعی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ ان بزرگوں نے شبانہ روز کی محنت کے ساتھ "حرکت الانصار" اور نو تشکیل شدہ "حرکت الجہاد الاسلامی" کے راہ نماؤں میں پیدا ہو جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے ان سب کو "حرکت الانصار" کے پلیٹ فارم پر دوبارہ مجتمع کر دیا جس کے نتیجہ میں نہ صرف "حرکت الانصار" کی متفقہ قیادت کا چناؤ عمل میں آگیا ہے بلکہ نیا دستور اور مجلس شوریٰ بھی طے پا گئی ہے۔

ہم اس مثبت اور مبارک پیش رفت پر مولانا ارسلان رحمانی، مولانا جلال الدین حقانی، مولانا عبد الحفیظ مکی اور حرکت الانصار کے تمام راہنماؤں اور کارکنوں بالخصوص مولانا قاری سیف اللہ اختر اور مولانا فضل الرحمن خلیل کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی بھرپور کامیابی کے لیے دعاگو ہیں۔ اللھم ربنا آمین۔